کی اپنی رائے ہوتی ہے' ایسا اختلاف خیر القرون سے لے کر آج تک چلا آرہا ہے' اور رہے گا یہ فقہ کی ایک انفرادی خصوصیت ہے مگر فی الجملہ فتاوی فریدیہ کا طرز تدوین تقریباً ہر جواب کا باحوالہ ذکر کرنا' فتاویٰ حقانیہ کی طرح ایک امتیازی حیثیت ہے۔ فتاوی کے مرتب برادرم مولانا مفتی محمد وہاب حقانی بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آپ ایک فاضل عالم دین اور تحقیقی ذوق رکھنے والے مفتی ہیں' آپ کے حسن ترتیب نے فتاوی کو مزید مزین کردیا ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے علم وعمل میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی فرمائے۔ مخدوم المکرم جناب حضرت مولانا حسین احمد صاحب بھی شکریہ اور سپاس کے مستحق ہیں کہ انہوں نے حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے مجموعہ کو شائع کرنے کا اہتمام کیا اور ان کی پہلی جلد منظر عام پر افادہ کے لئے شائع کردی' یہ فتاویٰ ہر خاص وعام کے لئے نہ صرف مفید ہے بلکہ مشغل راہ بھی ہے۔ ہر گھر ہر مدرسہ اور ہر لائبریری میں اس کا ہونا از حد ضروری ہے۔

کتاب: صحیفہ ہمام ابن منبہؒ۔ تحقیق وتخریج مفتی احتشام الحق آسیا آبادی ضخامت: ۳۲۸ صفحات

قیمت: ۱۸۰ روپے۔ ملنے کا پتہ: الجامعۃ الرشیدیہ آسیا آباد تربت مکران' بلوچستان

جلیل القدر صحابی رسول اللہ ﷺ حضرت ابو ہریرہؓ کا شمار ان اجلہ صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ جن سے کثیر روایات سے مروی ہیں۔ اور وہ تمام احادیث ومرویات آپ کے ہاں لکھی ہوئی موجود تھیں' جن سے پانچ ہزار تین سو چونسٹھ احادیث کے مکتوب ذخیرہ کا پتہ چلتا ہے' چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ کی طرف کئی صحیفے منسوب ہیں ان میں ایک صحیفہ صحیفہ ہمام بن منبہ ہے۔ ہمام ابن منبہ حضرت ابو ہریرہؓ کے مشہور تلمیذ ہیں انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کی احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا جس کا نام حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں الصحیفۃ الصحیحہ ذکر کیا ہے ۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں اس صحیفہ کو بتمامہا نقل کیا ہے۔ امام مسلم بھی اپنی صحیح میں بہت سے احادیث اس صحیفہ کے واسطے سے لائے ہیں۔ جب وہ اس صحیفہ کو کوئی حدیث ذکر کرتے ہیں تو فرماتے ہیں۔ عن ھمام بن منبہ قال ھذا ماحدثنا بہ ابوھریرہ عن رسول اللہ ﷺ فذکرا حادیث منھا و قال رسول اللہ ﷺ حسن اتفاق سے چند سال قبل اس صحیفہ کا اصل مخطوط دریافت ہوگیا ہے۔ اس کا نسخہ جرمن میں برلن کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ دوسرا نسخہ دمشق کے کتب خانہ مجمع علمی میں سیرت اور تاریخ کے مشہور محقق' ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے ان دونوں نسخوں سے مقابلہ کرکے یہ صحیفہ شائع کیا ہے۔ اس میں ایک سو اڑتیس (۱۳۸) احادیث ہیں اور جب مسند احمد سے اس کا مقابلہ کیا گیا تو کہیں ایک حرف یا ایک نقطہ میں بھی فرق نہیں تھا۔

منکرین حدیث سادہ لوح عوام کو اپنے باطل نظریہ کے ثبوت کیلئے یہ دلیل دیتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں کتابت وتدوین اور جمع وترتیب احادیث کا اہتمام موجود نہیں تھا۔ اور یہ احادیث کا موجودہ ذخیرہ حضور ﷺ سے تقریباً

سوسال بعد عہد بنی امیہ میں مرتب ہوا ہے۔اس لئے یہ ذخیرہ قابل اعتماد نہیں رہا۔کیونکہ سوسال تک کون یہ احادیث یاد رکھ سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ زبانی طور پر اس کے نقل در نقل میں تحریف وغیرہ کا بھی اندیشہ ہے' چنانچہ منکرین حدیث اور پرویزی حیلہ گروں کے اس بھونڈے استدلال کا علماء کے بہت ہی شافی جوابات دیئے ہیں بلکہ کتابت وتدوین حدیث پر مستقل کتابیں مختلف زبانوں میں آئی ہیں۔سرے سے یہ بات غلط ہے کہ عہد نبویؐ میں کتابت وتدوین حدیث کا اہتمام نہیں تھا بلکہ عہد نبوی میں اکثر صحابہ کرام آپ کی احادیث کی کتابت کیا کرتے تھے۔حضورﷺ کا کتابتِ حدیث سے ابتدائی دور میں منع فرمانا اس لئے تھا کہ قرآن سے التباس نہ ہو آجائے مگر پھر بھی خاص خاص لوگوں کو اس کی کتابت کی اجازت تھی۔طبقات ابن سعد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کا واقعہ مذکور ہے کہ آپ نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ جو حدیثیں میں نے آپ سے بالمشافہ سنی ہیں ان کے لکھنے کی اجازت فرماویں' حضورؐ نے اجازت دے دی۔پھر حضرت عبداللہؓ نے دریافت کیا کہ صرف حالت نشاط والی احادیث نقل کروں یا حالت غضب کی بھی آپ نے اپنے دھن مبارکہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس منہ سے سوائے حق کے اور کچھ نہیں نکلتا۔چنانچہ انہوں نے احادیث نبویہ کو جمع کیا اور اس کا نام الصادقہ رکھا۔حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے سب سے زیادہ احادیث یاد ہیں مگر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص لکھا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔انہ کان یکتب ولا اکتب خود حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس احادیث کا لکھا ہوا ذخیرہ موجود تھا جس کا تذکرہ مندرجہ بالا سطور میں کیا گیا ۔حسن بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت ابو ہریرہؓ کو ایک حدیث سنائی تو آپ نے اسکا انکار کیا اور فرمایا کہ اگر تم نے مجھ سے یہ حدیث سنی ہے تو میری کتابوں میں موجود ہوگی۔چنانچہ آپ نے کتابوں میں تلاش کی تو وہ مل گئی۔

اسی طرح کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مرتب کردہ مجموعہ ہائے احادیث اسی عہد نبویؐ کی یادگار ہیں۔مثلاً الصحیفۃ الصادقہ مذکورہ (۲) صحیفہ علیؓ ابوداؤد ج ۱ میں حضرت علیؓ کا یہ قول منقول ہے۔ ما کتبنا عن رسول اللہ ﷺ الا القرآن وما فی ھذہ الصحیفہ (۳) کتاب الصدقہ اس میں زکوۃ وصدقات اور عشر وغیرہ کے احکام ہیں اور یہ ان احادیث کا مجموعہ تھا جو حضورؐ نے املاء کرائی تھی سنن ابی داؤد سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب آپ نے اپنے عمال کو بھیجنے کے لئے لکھوائی تھی۔لیکن آپ بھجوا نہ سکے تھے کہ آپ کی وفات واقع ہوگئی۔آپ کے بعد یہ کتاب حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس رہی پھر حضرت عمرؓ کے پاس آئی۔پھر ان کی صاحبزادوں حضرت عبداللہ اور حضرت عبیداللہ کے پاس پھر ان سے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حاصل کر کے نقل کی اور ان سے حضرت سالم بن عبداللہ کے پاس منتقل ہوئی۔حضرت سالم سے امام ابن شہاب زہریؒ نے اسے حفظ کیا اور دوسروں کو پڑھایا۔

(۴) صحف انس بن مالکؓ حضرت سعید ابن ہلال فرماتے ہیں کہ کنا اذا اکثرنا علی انس بن مالک فاخرج الینا محالا عندہ فقال ھذہ سمعتھا من النبیؐ فکتبتھا وعرضتھا۔ (بقیہ صفحہ ۵۸ پر)